© rasailojaraid.com

محمد سخاوت مرزا

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(۲)

اخلاق و عاداتِ حسنہ

ابتدائی زمانہ میں یہ عہد واثق کیا تھا کہ جب تک خدائے تعالیٰ نہ کھلائے گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ نفس کا غلبہ ہوا اور کھانے پر گر پڑا مگر آپ نے نہیں کھایا۔ چالیس روز تک یہی حال رہا۔ ایک شخص تھوڑا کھانا لاکر میرے سامنے رکھ دیا۔ مگر عہد سے روگردانی نہ کی۔ حضرت خضرؑ آئے اور فرمایا کہ حضرت ابوسعید مخزومی تم کو یاد کر رہے ہیں۔ آپ تشریف لے گئے۔ حضرت موصوف نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔

اخلاقِ حمیدہ میں آپ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ، وَاِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ کے مصداق تھے۔ صاحب کتاب تکملہ نے شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک واسطی سے روایت کی ہے کہ آپ خوش خو اور مہربان تھے۔ تمام کمالات سے آراستہ پیراستہ تھے۔ چھوٹے بڑوں پر شفقت کرتے تھے۔ بزرگوں کا احترام ملحوظ رکھتے اور سلام میں سبقت فرماتے۔ اکثر بوڑھوں

سلہ درالدارین جلد ا صفحہ ۳۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سکہ ساتھ بیٹھتے، غرباء کی تواضع فرماتے۔ کبھی وزیر یا امراء و سلاطین کے گھر نہ جاتے۔ بڑے مہمان نواز اور خلق مجسم تھے۔ کسی کی دعوت کو رد نہ فرماتے۔ ایک روز ماہ رمضان میں ستر افراد نے دعوت دی، سب کی دعوت قبول فرمائی کہ حضرت روزہ افطار فرمائیں۔ آپ کی کرامت یہ کہ سب کے پاس ایک ہی وقت میں افطار اور کھانے کے لیے موجود تھے حالانکہ اپنی خانقاہ سے علیحدہ نہ ہوئے۔ بقول صوفیائے کرام جب جسم مطلق ہو جاتا ہے تو صوفیاء کے پاس سے سب کچھ ممکن ہوتا ہے۔

مصنفین، عورتوں اور طالب علموں کی اعانت فرماتے۔ اگر درسی کتاب ان کے پاس نہ ہوتی تو خود لکھ کر دے دیتے۔

کسی سے کوئی قصور سرزد ہو جاتی تو معاف فرما دیتے۔ کوئی آپ کے روبرو قسم کھاتا اگرچہ کہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو قبول کر لیتے۔

اپنے علم اور کشف کو پوشیدہ رکھتے۔ اگر کسی کو نصیحت کرنا منظور رہتا تو اس کو نقل و حکایت کے پیرایہ میں فرماتے۔

شریعت کے متعلق کسی کو بالمواجہ سامنے پند و نصیحت کے برا بھلا نہ کہتے۔ اغنیاء اور امراء کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ بعض حال بصورت ناگزیر ایسا اتفاق ہوتا تو اس کا بدل کر دیتے۔ غریبوں یتیموں کے دلوں کے آپ دوست تھے۔ لوگوں کی بیمار پرسی و تیمارداری بھی آپ کا شعار تھا۔ کوئی آپ کو کسی قسم کا نقصان پہنچا دیتا تو اس کو نہ جھڑکتے۔ کمزوروں اور ضعیفوں کا احترام فرماتے۔ احکام شرعی کی تبلیغ میں آپ کو کوئی دریغ نہ ہوتا۔ خلاف شریعت کام کرنے والوں سے نہ آپ کو محبت تھی اور نہ نفرت بلکہ مخاطب لوگوں سے ایسی بات فرماتے کہ وہ خود ہدایت پا جاتا۔ فاسق و فاجر کو بدبختی سے فاجر نہ کہتے البتہ ملعون فاسق پر حد شرعی جاری فرماتے۔ حضرت شہاب الدین عمر سہروردیؒ آپ کے اخلاق و عادات اور تصرفات کے متعلق فرماتے ہیں:

الشیخ عبد القادر سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق وكانت له الید المبسوطة من الله فی التصریف والفعل

© rasailojaraid.com

الخارق الدائم۔ یعنی شیخ عبدالقادر قدس سرہ بادشاہ طریقت اور حقیقۃً عالم پر متصرف تھے۔ بقدرت الٰہی جن و انس پر ان کا تصرف تھا۔ صاحب خرقِ عادات تھے۔

بعض اور بزرگوں نے آپ کے متعلق لکھا ہے:

سريع الدمعة وشديد الخشية وكثير الهيبة ومستجاب الدعوات وكريم الأخلاق ......

والفتح بضاعته والخلو صناعته والذكر وزيره والفكر سميره والمكاشفة غذاؤه والمشاهدة شفاؤه وآداب الشريعة ظاهره وأوصاف الحقيقة سرائره۔

غرض آپ کا قلب صدق و صفا سے معمور تھا۔ ہمیشہ خوف سے گریہ و بکا کیا کرتے تھے، کثیر البکا، اور قلیل الضحک، حلیم الطبع اور عذب اللسان یعنی بقول ابن [illegible] باوجود تقرب خداوندی کے شب بیدار تھے۔

نوٹ:۔

اہلِ کشف حضرت غوث پاک کو ذوالجناحین سے موسوم کرتے ہیں، جن میں جناح اول شیخ شہاب الدین سہروردیؒ بانی سلسلہ نقشبندیہ، اور دوسرے شیخ محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ مدفن ملک شام) جو مشہور فلسفی ابن رشد سے متاثر تھے، انھوں نے تصوف کو فلسفیانہ اور محققانہ رنگ چڑھایا۔ جن کی مشہور تصانیف فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ہیں جن کی معیاری شرحیں علماء و صوفیا و اہلِ کمال نے کی ہیں، مثلاً مولانا جامیؒ اور حضرت مخدوم فقیہ ابوالحسن علی مہائمی گجراتی (بھارت) ۸۳۵ھ۔ جو حقائق نگاری میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے متقدم تھے، اور ابن عربی کے مخالفین کا دندان شکن جواب دیا تھا[1]۔

اولاد

ابن بخار نے اپنی تاریخ میں بحوالہ حضرت تاج الدین عبدالرزاق لکھا ہے کہ آپ کے

---

[1] رسالہ یادِ ایام طبع علیگڑھ ۱۹۱۹ء از [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ستائیس صاحبزادے اور بائیس لڑکیاں تھیں۔ ان میں بہت سے جاں بحق ہو گئے۔
آپ کے دس فرزند نہایت مشہور اور لائق و فائق تھے:

۱۔ سید سیف الدین ابو عبد اللہ عبد الوہاب ۵۲۸ھ / ۵۹۳ھ مسند درس و تدریس سنبھالا تھا۔
۲۔ سید تاج الدین عبد الرزاق ۵۲۸ھ / ۶۰۳ھ مزار بغداد شریف میں ہے۔
۳۔ سید شرف الدین ابو محمد عیسیٰ وفات ۵۷۳ھ مزار شریف مراقہ (مصر) مصنف جواہر الاسرار و بستانین۔
۴۔ سید جمال الدین ابو محمد عبد الجبار وفات ۵۷۳ھ ۱۹ شعبان
۵۔ سید شمس الدین ابو بکر عبد العزیز مقیم سنجار شغل درس و تدریس
۶۔ سید ابو اسحاق ابراہیم حافظ فقیہ و عالم وفات ۶۰۰ھ بغداد شریف
۷۔ ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ (۲۷ صفر ۵۰۸ھ / ۵۸۷ھ)
۸۔ سید ابو الفضل محمد وفات ۶۰۰ھ
۹۔ سید ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ وفات یکم جمادی الاول ۶۱۶ھ مصر اور دمشق میں قیام تھا۔ بہت سے علماء شاگرد تھے۔ (۵۳۹ھ / ۶۱۶ھ)
۱۰۔ سید ابو زکریا یحییٰ ۵۵۰ھ / ۶۰۰ھ وفات لیلۃ البراءۃ شعبان ۵۱

قصیدہ منقبت کے بعض اشعار

۵۲
مانند عکس آئینہ رخسار میں ترے
بیتاب ہو کے لرزے ہے نت تھرتھر آفتاب
دیکھا ہے جب سے تیری ادا کو نقاب میں
اوڑھا ہے شرم سے شفق چادر آفتاب (۵۵ ابیات)

---

۵۲ محبوب القلوب قلمی کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔ مصنف علامہ باقر آگاہ (سوانح شیخ) ۱۲۰۰ھ منظوم اردو تصنیف ۱۲۱۶ھ ۴۳۔ ۴۴ ابیات) بحوالہ بہجۃ الاسرار و فتوحات مکیہ، خلاصۃ المفاخر: امام عبد اللہ یافعی۔ روضۃ الناظر مؤلفہ شیخ مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس وغیرہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بغدادی کے نبیرگان جو برصغیر ہند میں وارد ہوئے ان کو سلسلۂ قادریہ[۵۱] کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کا اجمالی ذکر نامناسب نہ ہوگا، جن کی اولاد ہند و پاکستان میں اس قدر پھیلی کہ اس برصغیر کا شمالی و جنوبی، شرقی و غربی کوئی گوشہ ان کے وجود سے خالی نہیں رہا۔

سب سے پہلے وسط چھٹی صدی ہجری میں چشتیہ خاندان کے سرگروہ اعلیٰ حضرت خواجہ معین الدین[۵۲] چشتی الملقب بہ غریب نواز قدس سرہ ہندوستان بغرض تبلیغ اسلام تشریف لائے، جن کو سرکار دو عالم نے بعالم رؤیا ہندالولی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ حضرت خواجہ بزرگ حضرت غوث اعظمؒ کی صحبت بابرکت میں پانچ ماہ سات روز رہے۔ نبیرگان حضرت غوث اعظمؒ نے آپ کے تقریباً دو صدی بعد خطۂ ہند کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔

چنانچہ ایک دکنی شاعر شاہ ندا حیدرآبادی اپنی مثنوی[۵۳] بعنوان "احوال تقسیم ملک و منحصر شدن اقلیم ہند بہ چشتیاں و مہمان آمدن قادریہ" عرض کرتا ہے ؎

کہے مہماں تمت دتاج تم کو ہے   ہاتھ پکڑے کی لاج تم کو ہے

اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبَا

قادریہ خاندان خصوصاً فرزندان حضرت غوث اعظمؒ کے وجود کا سب سے پہلے دکن میں بزمانہ بانی سلطنت بہمنیہ ۷۴۸ھ پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا تاج الدین عبد الرزاق کے احفاد میں سید[۵۴] یونس شرف جہاں قدس سرہ و شاہ سید بدرالدین حبیب اللہ اولاد شیخ احمد ابن حضرت تقی الدین ابی نصر مزار شریف عقب قلعہ بیدر محمد آباد موجود ہے۔ آپ کی اولاد و احفاد گلبرگہ شریف بیدر، بیجاپور اور حیدرآباد میں موجود ہے۔ ابوالحسن

---

۵۱ تذکرہ مشکوٰۃ نبوت قلمی صفحہ ۸۲ ۵۲ تذکرہ خواجہ غریب نواز مطبوعہ ۵۳ صحیفۂ ذہبیہ قلمی صفحہ ۱۵

۵۴ مثنوی شاہ ندا قلمی کتب خانہ آصفیہ (دکن)

۵۵ حضرت یونس شرف جہاں کے نبیرہ ابوالحسن بیجاپوری۔ اولیائے دکن جلد ۱ صفحہ ۴۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قادری (از اخفاد یونس شرف جہاں) وفات ۱۰۴۲ھ مدفن بیجاپور۔ ان کی اولاد میں مشہور دکنی مصنف محمود خوش دہان تھے۔

دوسرا مشہور خاندان حضرت میراں[۵۱] حسین ابدال حموی کا ہے جو گولکنڈہ میں بعہد سلاطین قطب شاہ شہر حماۃ مصر سے وارد ہوئے۔ ایک سند معاش سے ظاہر ہے کہ آنجناب نے پانچ لاکھ ہونہ زر کی جاگیر بحال کی تھی۔ از اعمام سید احمد حموی احفاد سیف الدین یحییٰ حموی والی حماۃ (شام)

تیسرا خاندان سید شاہ عبداللطیف[۵۲] لاابالی۔ کرنولی (علاقہ مدراس) میں۔ اور چوتھا خاندان حضرت شاہ جمال البحر معشوق ربانی[۵۳] ابن سید حیدر جمال الدین بن شمس الدین ابی نصر محی الدین جو بغداد سے دکن آئے تھے جو ضلع ورنگل موضع عرس میں قیام پذیر رہے اور وہیں مزار شریف ہے۔

اور حضرت سید عبدالوہاب المنقب بہ سیف الدین ابو عبداللہ فرزند اکبر حضرت غوث الاعظم کے احفاد میں سید حامد[۵۴] گنج بخش اوچی (وفات ۹۷۸ھ) (حدائق الاولیاء) حضرت سید محمد غوث قادری حلبی اوچ شریف بہاولپور (وصال ۹۲۳ھ) اور سید شیخ[؟] القادری سادہ تحویرہ (ملتان) اور سید محمد قادری[۵۵] بغدادی الجہری نسوبہ بہار بعہد شاہ جہاں ۱۰۸۲ھ وفات بعمر ۱۳۰ سال۔

سید شاہ [؟] گیسو[۵۶] نواز متوفی ۱۰۱۹ھ معاصر سلطان عبداللہ قطب شاہ گولکنڈہ

---

[۵۱] مشکوۃ نبوت قلمی فارسی صفحہ ۱۲۷ ب، صفحہ ۲۲۲ [۵۲] ایضاً صفحہ ۲۶۰

[۵۳] تاریخ ورنگل قلمی فارسی (کتب خانہ عثمانیہ) و حیات معشوق ربانی از اولیاء قادری ...

[۵۴] حدائق الاولیاء (تذکرہ) اردو قلمی صفحہ ۱۰ تالیف ۱۲۹۲ھ۔

[۵۵] درالجواہر فی مناقب سید عبدالقادر از سید یعقوب قادری مجیبی ڈپٹی مجسٹریٹ گیا (بہار) مطبوعہ ۱۳۰۸ھ و تذکرۃ الامجد مطبوعہ تالیف ۱۳۰۲ھ۔ دیوان فرد بہاری کا ایک شعر ہے

ز کہ ایں وصف گویم دلبرا جانانہ را کیست در عالم کہ تو در حسن نازاں بالانہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاہ سید عبداللطیف کرنولی (حموی) ۱۰۷۰ھ / ۱۶۶۹ء کے صاحبزادے سید شاہ طاہر کرنولی متوفی ۱۱۱۵ھ معاصر عالمگیرؒ ۔ متعدد کتب کے مصنف تھے، جن میں کنزالنفائس (فارسی) دو جلد اور دوسری اہم تصنیف خوان یغما در حل لغات پنجگانہ جو چھ بحور حسب ذیل پر مشتمل ہے:۔ ۱۔ بحر فرات ۲۔ بحر نیل ۳۔ بحر ذخار ۴۔ بحر الدرر ۵۔ بحر عمیق ۶۔ بحر زلال۔ جس کے جملہ اشعار ۱۳۳۶ ہیں جو فارسی، عربی، ترکی اور دکنی الفاظ پر مشتمل ہے اور ابتدا سے بارھویں صدی ہجری کا بہترین نصاب ہے۔

تصانیف

۱۔ رسالہ غوث اعظمؒ جو مختلف ناموں سے مشہور ہے۔ (مثلاً ارشادات غوث اعظم، رسالہ معرفت فتوح ربانی، مقالات غوث الصمدانی، سلوک قادریہ، فتوحات ربانی، فیوضات سبحانی) جو چھٹی صدی ہجری میں ہندوستان پہنچ چکا تھا، جس کی مستند شرحیں حضرت خواجہ گیسو درازؒ متوفی ۸۲۵ھ نے مابعد ۸۰۰ھ دہلی میں جواہر العشاق کے نام سے اور حضرت ملوک شاہ صدیقی گجراتی نے اوائل دسویں صدی ہجری میں نشاط العشق کے عنوان سے تالیف فرمائی تھی جو ادارہ معارف اسلامیہ کراچی سے مترجمہ مولانا قاضی احمد عبدالصمد فاروقی ۱۹۵۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ غنیۃ الطالبین (عربی) مترجمہ سید عبدالکریم جلالی تبریز ارمان سرعدی (مطبوعہ)

۳۔ فتوح الغیب مترجمہ عبدالرحمٰن طارق ۔ اسرار توحید و معرفت مطبوعہ ۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

۵۶ تذکرۂ اولیاء دکن جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ

حاشیہ صفحہ ہذا

۱؎ رسالہ اردو جنوری و اپریل ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۰ مضمون راقم ۔ انجمن ترقی اردو ۔

۵۷ ملاحظہ ہو پیارے ولی کے پیارے حالات جلد ۱ حضرت غوث اعظم از فیروز ڈسکوی ۱۳۳۳ھ سوانح اردو ۔ سیالکوٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو اسی مقالات پر مشتمل ہے (مطبوعہ مدنی کتب خانہ لاہور) نیز ابوالحسن سیالکوٹی نے بھی ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ فتح ربانی (مواعظ وخطبات) عربی، مطبوعہ مصر۔ مترجمہ اردو عبدالحکیم سیالکوٹی

۵۔ قصیدہ غوثیہ (عربی) ترجمہ اردو و پنجابی مع شرح۔

۶۔ کبریت احمر (درود شریف)

۷۔ ارشاداتِ غوثیہ

۸۔ دیوان غوث اعظم (فارسی)

۹۔ مکتوباتِ غوث اعظم (فارسی) مطبوعہ نول کشور

۱۰۔ مقامات الاحسان فی مقامات العرفان مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

شروح الہامات غوث اعظمؒ کے بعض الہامات مع مختصر شرح درج ذیل ہیں جو بقول مترجم وجود و شہود وحدۃ الوجود پر مبنی ہے، طریقت، حقیقت جو بھی نام دیں وہ شریعت ہی ہے۔

۷۔ قال سبحانہٗ تعالیٰ یا غوث الاعظم جعلتُ الانسانَ مطیّتی وجعلتُ سائرَ الاکوان مطیّۃ لہٗ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غوث اعظمؒ! میں نے انسان کو اپنی سواری بنائی۔ اس انسان سے مراد بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اور نہیں۔ اور سب اکوان اور افلاک و کونین پر سوار ہیں۔ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم احمد و محمد و محمود کے نام سے سب اکوان پر سوار ہیں۔ ملائکہ کو انسان کو سجدہ کرنے کے لیے بنایا۔ اور ان سے سجدہ کرایا اس لیے کہ حضرت آدمؑ کی پیشانی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔ اور محمدؐ ساجد اور میں مسجود ہوں اس لحاظ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اولیائے کرام نیز تمام انسان میری سواری یعنی میرے آئینے ہیں اور میں ہی ہوں میرے سوا کوئی نہیں بقول ؎

در ہر چہ بدیدیم نہ دیدیم بجز دوست
معلوم چنیں شد کہ دگر نیست ہمہ اوست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ قال یا غوث الاعظم! الانسان سری وانا سرّہٗ اِن علم الانسان منزلتہ عندی یقال فی کل نفس من الانفاس لمن الملک الیوم؟

اے غوث اعظم! اگر انسان اپنا وہ مرتبہ جو میرے نزدیک اس کا ہے جانتا تو دم بدم یہی کہتا کہ بادشاہی میرے ہی لیے ہے .... سارے زمانے کی بادشاہی مجھ کو ہی ہے کیونکہ فلا یکون مع اللہ غیر اللہ اپنے آپ کو جب اس کا غیر نہیں دیکھتا تو انا الحقّ کہہ اٹھتا ہے جس جذبہ میں منصور نے انا الحقّ کہا تھا۔ (شرح جواہر العشاق صفحہ ۳۔ مطبوعہ)

۳۔ قال اللہ تعالیٰ یا غوث الاعظم! ما ظھرتُ فی شیٔ کظھوری فی الانسان۔

خدائے تعالیٰ نے فرمایا یا غوث اعظم! ظاہر نہیں ہوا میں کسی چیز سے جیسا کہ ظہور کیا میں نے انسان میں۔ اور ظاہر کیا میں نے اپنے آپ کو اس میں، یعنی تمام اشیاء اس کی ذات کے آئینے میں۔ اور انسان اُس کا راز ہے۔ .... ؎

او را نبود ظہور بے ما
ما را نبود ظہور بے او

(شرح جواہر العشاق (مطبوعہ) صفحہ ۲۴-۲۵)

شرحِ الہاماتِ غوث اعظمؓ از حضرت ملوک شاہ صدیقی الموسوم بہ نشاط العشاق مطبوعہ سے بعض الہامات درج ذیل ہیں:-

۱۔ قال یا غوث الاعظم اذا رأیتَ المحترقَ بنارِ الفقر والمنکرَ بکثرۃ الفاقۃ فتقرّب الیہ لاحجاب بینی وبینہٗ۔

اے غوث اعظم! آپ جب کبھی کسی ایسے شخص کو دیکھ پائیں جو فقر کی آگ سے جل کر اور فاقوں سے جل بھنک گیا ہو تو آپ اس کی قربت حاصل کریں کیونکہ میرے اور اس کے درمیان میں کوئی پردہ نہیں۔

اے عزیز! صوفیاء کی اصطلاح میں فقر و فاقہ فنائیت کا نام ہے۔ یعنی اپنی خودی یا اپنے پن کو ملیا میٹ کردے۔ اذا تم الفقر فھو اللہ ..... واللہ الغنی وانتم الفقراء جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالکل نیست ہوگیا تو بہت مطلق ہوگیا ...... لا حجاب بینی وبینہٗ ۔ (صفحہ ۱۸-۱۹)

۱۹ قال یا غوث الاعظم ! من سالنی عن الرؤیۃ بعد العلم فھو محجوبٌ بعلم الرؤیۃ فمن ظنّ انّ الرؤیۃ غیر علم فھو مغرور برؤیۃ الربّ تعالیٰ (۳۴/۳۵)

جو کوئی رؤیت یعنی آنکھ سے دیکھنے کا سوال کرے علم رؤیت کے بعد تو وہ محجوب ہے اور جو یہ گمان کرے کہ رؤیت علم ہے یعنی دیکھنا جاننا ۔ جب تو نے یہ جان لیا کہ ؎

کہ جہاں صورت است و معنی دوست
ور بمعنی نظر کنی ہمہ اوست

دیکھنا عبارت ہے اپنی خودی اور دوئی کو اٹھا دینے سے ۔

حق تعالیٰ کا دیکھنا بغیر علم کے نہیں لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ۔ ایسی چیز دیکھنے میں آسکتی ہے جو محدود رنگ وصورت اور جسم رکھتی ہو ۔ حق تعالیٰ سے پاک ہے تو پھر حق کو حق ہی سے دیکھ سکتے ہیں بقول

عرفتُ ربّی بربّی

ذاتِ حق معنیٰ ، اور صفات اس کی صورت ، صفات معنیٰ اور اس کی صورت اسماء ، اسماء معنیٰ اور اس کی صورت افعال ، یعنی لاہوت ، لاہوت معنیٰ ، اس کی صورت جبروت ، جبروت معنیٰ اور اس کی صورت ملکوت ، ملکوت معنیٰ اور اس کی صورت ناسوت ۔ دیکھنے کے لیے دیدۂ معنوی چاہیے ؎

دیدن روئے ترا دیدۂ جاں می باید
وایں کجا مرتبۂ چشم جہاں بین من است الخ

(صفحہ ۳۴-۳۵ شرح نشاط النفس از ملوک شاہ صدیقی)

بعض اہم ماخذ

۱۔ بہجۃ الاسرار ، عربی ، تصوف ، مطبوعہ مصر ، علی بن یوسف شنطوفی ۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

۲۔ پیارے [illegible] کے پیارے [illegible] [illegible] دکن [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ تذکرہ اولیاء دکن جلد ۱ - عبدالجبار خاں - مطبوعہ حیدرآباد دکن

۴۔ تاریخ دانگل (دکن) فقیر اللہ شاہ - قلمی - کتبخانہ عمر یافعی

۵۔ حدائق الاولیاء اردو تالیف ۱۲۶۰ھ

۶۔ درالجواہر سید محمد یعقوب مجیبی طبع ۱۳۲۵ھ بہار

۷۔ شجرہ خلافت خاندانی سید سعدالدین سجادہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ کنگر حوض حیدرآباد دکن

۸۔ صحیفۂ ذہبیہ مولانا شاہ عبدالقادر (ملتانی) قلمی - آصفیہ

۹۔ محبوب القلوب مثنوی اردو - علامہ باقر آگاہ مدراسی - قلمی - آصفیہ

۱۰۔ دیوان مخزن العرفان : سید شاہ کمال الدین بخاری مطبوعہ بنگلور

۱۱۔ مشکوٰۃ النبوۃ : غلام علی موسوی قلمی - آصفیہ

۱۲۔ مرآۃ الاسرار : عبدالرحمٰن چشتی " "

۱۳۔ { نشاط العشق : حضرت ملوک شاہ صدیقی - فارسی مع ترجمہ اردو، شرح الہامات غوث اعظمؒ
جواہر العشاق : حضرت خواجہ سید محمد گیسودراز قدس سرہ - مطبوعہ کراچی ۱۳۵۸ھ }

۱۴۔ نظام الانساب جلد ۲ صندر علی بخاری - قلمی - آصفیہ

۱۵۔ حالاتِ خاندانِ حضرت میراں حسین ابدال حموی گولکنڈوی : سخاوت مرزا قادری حسب ایماء مولانا سید شاہ سعدالدین قادری سجادۂ درگاہ لنگر حوض گولکنڈہ حیدرآباد دکن مرتبہ ۱۹۵۵ء

۱۶۔ رسالہ اردو ۱۹۵۳ء انجمن ترقی اردو کراچی

ہمعات (فارسی)

تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ ہمعات کا موضوع ہے۔ اس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تاریخ تصوف کے ارتقاء پر بحث فرمائی ہے۔ نفس انسانی تربیت و تزکیہ سے جن بلند منازل پر فائز ہوتا ہے، اس میں اس کا بیان ہے۔ قیمت ۲ دو روپے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر - حیدر آباد - سندھ

© rasailojaraid.com